موضوع بحث بنایا۔ انہوں نے کہا کہ خطے میں پہلے سے موجود نسلی اور سیاسی کشیدگیوں کے تناظر میں مہاجرین کا مسئلہ وسطی ایشیاء کے ممالک کے لیے ایک نیا چیلنج بن کر سامنے آیا ہے۔

افغانستان میں تاجک مہاجرین کی آمد کے سلسلے میں انہوں نے کہا کہ تباہ حال افغانستان نے اگرچہ ان مہاجرین کو خوش آمدید تو نہیں کہا مگر وہ انہیں دریائے آمو پار کر کے اپنے صوبوں کندوز، بدخشاں اور تخار میں داخل ہونے سے روک بھی نہیں سکا ہے۔ تاجک مسئلے کے حل نہ ہونے کے باعث افغانستان کے شمال میں متعدد تاجک مہاجرین اب بھی خیموں میں رہنے پر مجبور ہیں۔

پاکستان کے ممتاز سکالر راس مسعود حسین نے سیمینار کی کارروائی کا خلاصہ پیش کیا۔ جبکہ پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر فرزند علی درانی نے سیمینار کے شرکاء سے الوداعی خطاب کیا۔

یوں "وسطی ایشیا" پر یہ بین الاقوامی سیمینار ۲۶ مارچ کو اس حوصلہ افزا نوٹ کے ساتھ اختتام کو پہنچا کہ وسطی ایشیاء کے ممالک کے ساتھ باہمی طور پر سود مند تعلقات کو فروغ دیا جائے گا۔

ترجمہ و تلخیص: محمد ارشد خان (بشکریہ روزنامہ دی نیوز راولپنڈی/اسلام آباد)

مدیر کے نام

محب الحق صاحبزادہ، اسلام آباد

مارچ - اپریل ۹۶ء کا شمارہ پیش نظر ہے۔ جناب اشفاق احمد وڑائچ کی تجویز ہے تحریک ملی کہ اپنی خلش آپ سے بیان کر دوں۔ سرورق مجھے بھی جچ نہیں رہا تھا لیکن کیسا ہو یہ بات ذہن میں واضح نہیں۔ موجودہ سرورق تصوّر کو پیچھے لے جاتا ہے۔ گویا رجعت قہقری ہے۔ بخارا کا دور زوال آنکھوں کے سامنے پھرنے لگتا ہے جو صحیح اسلامی تہذیب کا کوئی اچھا نمائندہ نہیں تھا۔ مضامین تروتازہ ہیں تو نقش بھی کُہن اچھا نہیں لگتا۔

آپ روس کا تعاقب بہت خوبصورتی سے کر رہے ہیں اور متنوع مضامین دلچسپ اور معلومات افزا ہوتے ہیں۔ چند دن پہلے کسی اخبار یا رسالے میں ایک بات سامنے آئی تھی کہ روسی منصوبہ سازوں نے سن ۲۰۰۵ء تک "سوویت یونین" کے احیاء کا پروگرام مرتب کیا ہوا ہے۔ اس کے ابتدائی آثار بیلو روس کے ادغام اور قازقستان، کرغیزیا، آذربائیجان وغیرہ کے ساتھ مخصوص معاہدات سے واضح ہو رہے ہیں۔ اس پروگرام کو جتنا سنجیدہ لیا جارہا ہے اس کا اندازہ اس ایک تنبیہی فقرے سے لگایا جاسکتا ہے کہ "۲۰۰۵ء تک sovietization کی تکمیل نہ ہو پائی تو پھر کبھی نہ ہوگی"۔ ظاہری اختلاف کے باوجود اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ سوویت احیاء اصلاً کمیونسٹ پارٹی کا نعرہ ہے، روس کی سبھی قابلِ ذکر پارٹیاں اور گروہ اس پروگرام پر متفق ہیں۔ فرق عمل درآمد کے انداز کا ہے۔ میرا خیال ہے کہ غیر فوجی اور نرم